تھے آپ بہت ہی ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ ایک عرصہ سے آپ بلڈ پریشر اور امراض گردہ میں مبتلا تھے۔ اکثر اسکا علاج جاری رکھتے تھے بلڈ پریشر کی وجہ سے آپ کی دماغی شریان پھٹ گی اور بے ہوشی میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی وفات سے جامعہ سلفیہ ایک قابل مدرس سے محروم ہوا ہے جسکی تلافی ممکن نہیں ہے آپ کی تدریسی خدمات قابل قدر ہیں اور بے شمار آپ کے شاگرد ہیں جو یقیناً آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں دعا ہے اللہ کریم آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند درجے عنایت فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

حضرت مولانا قاری عبدالرحیم لودھراں والے کا سانحہ ارتحال: یہ بات بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے سابق مدرس جناب مولانا قاری عبدالرحیم صاحب مورخہ ۲۹ مئی بروز منگل انتقال فرماگئے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" آپ کا تعلق لودھراں سے تھا اور فیصل آباد میں ایک خطیب کی حیثیت میں تشریف لائے چونکہ آپ میں تدریسی ذوق بدرجہ اتم موجود تھا لہذا جامعہ سلفیہ میں بطور مدرس بھی متعین ہوئے آپ جماعت اہل حدیث کے مایہ ناز عالم دین حضرت مولانا سلطان محمود حفظہ اللہ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں لہذا تدریس کا بہترین ملکہ بھی ان سے ملا یہی وجہ تھی کہ آپ نحو وصرف کی تدریس میں ید طولی رکھتے تھے اور جامعہ کے اکثر طلبہ کی خواہش ہوتی کہ وہ انہیں نحو وصرف پڑھائیں ان کا اسلوب تدریس بہت ہی شاندار ہوتا تھا انتہائی زیادہ شیریں گفتگو فرماتے' ہر بڑے چھوٹے سے پرتپاک انداز میں پیش آتے۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق کی بدولت دل میں اتر جاتے۔ آپ کا شمار عالم باعمل میں سے ہوتا ہے آپ انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ کی وفات سے ہم یقیناً ایک مشفق اور قابل ترین استاذ سے محروم ہوئے ہیں اور جماعت میں بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے لاتعداد شاگرد آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے

جناب حاجی رحمت اللہ صاحب رضا آباد والے کی رحلت:۔ مورخہ ۷

مئی بروز اتوار جمیعت اہل حدیث فیصل آباد کی معروف شخصیت جناب حاجی رحمت اللہ صاحب عارضہ قلب میں مبتلا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" مرحوم نہایت ہی صالح متقی اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے علماء کرام کے بڑے ہی قدر دان تھے مرکزی جامع مسجد محمد اہلحدیث رضا آباد کے سرپرست کی حیثیت میں پوری زندگی وقف کی۔ جامع مسجد کی تعمیر سے لیکر تمام انتظام وانصرام کو مثالی بنایا۔ محلے میں غرباء مساکین بیوگان اور ضرورت مندوں کے لئے مقامی بیت المال قائم کیا جس کے ذریعے وظائف مقرر کئے جاتے۔ آپ کا جامعہ سلفیہ کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور ہر موقعہ پر جامعہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرواتے تھے ہمیشہ محبت اور خلوص سے پیش آتے اور دوسروں کی خدمت میں سعادت سمجھتے تھے یقیناً ہم ان کی وفات سے ایک مشفق اور بے لوث بزرگ سے محروم ہوگئے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازیں۔ آمین

بقیہ صہ ۱۴

کا دائرہ کار صرف ایک شہر یا ایک ملک تک محدود نہ تھا۔ وہابی تحریک کو آغاز کار سے ہی مصریوں، ترکوں کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر مخالفت کے بادل فضائے بسیط پر نہ چھائے ہوتے تو یقیناً تمام اسلامی ممالک میں اسلام کو وہ غلبہ اور تسلط حاصل ہوتا اور مسلمانوں کو دوبارہ تاج و تخت کا مالک بنا دیا جاتا۔ (محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۲۷ عطار)

ڈاکٹر طہ حسین لکھتے ہیں اگر ترک اور مصری پوری قوت اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر جنگل میں رہنے والے جدید اسلحہ سے ناواقف وہابیوں کے راستے میں حائل نہ ہوتے تو یہ یقیناً بارہویں اور تیرھویں صدی ہجری میں تمام عرب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ جیسا کہ پہلی صدی میں اسلام کی سطوت نے تمام عرب کو ایک وحدت میں پرو دیا تھا۔ (محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۲۸)

ع.... افسوس تم کو میرؔ سے صحبت نہیں رہی